سعودی حکومت اور عوام کا جذبۂ اخوت

تحریر: حافظ مقصود احمد

اقتصادی مشکلات میں گھرا ہوا پاکستان 2005ء میں شدید قسم کے زلزلے سے بری طرح متاثر ہوا، ابھی اس کے اثرات ختم نہیں ہوئے تھے کہ پاکستان کی تاریخ کے سب سے خطرناک سیلاب نے تباہی مچادی، سیلاب کی وجہ سے ڈیڑھ ہزار افراد کی ہلاکت کی خبریں منظر عام پر آئیں، تو عالمی برادری کی آنکھیں کھلیں اور مختلف ممالک نے دست تعاون بڑھایا۔ اقوام متحدہ نے 45 کروڑ 90 لاکھ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا جس میں کچھ حصہ قرضوں پر مشتمل ہوگا اور مرحلہ وار یہ امداد فراہم کی جائے گی۔ یورپین ممالک نے اپنی یونین کی معرفت 7 کروڑ یورو دینے کا اعلان کیا، یہ آہستہ آہستہ قسط وار پاکستان کو ملتی رہے گی۔ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی سعودی عرب پاکستان کی امداد کرنے میں سب سے آگے ہے، چونکہ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات قدیم اور برادرانہ ہیں، پاکستان پر جب بھی کوئی افتاد آئی ہمیشہ سب سے پہلے اور زیادہ امداد سعودی عرب نے کی۔ ضیاء الحق کے دور میں جب پاکستان کو امریکی F-16 طیاروں کی ضرورت تھی مگر مہنگے ترین طیارے خریدنا پاکستان کیلئے ممکن نہ تھا، تو اس وقت بھی سعودی عرب ہی وہ برادر ملک تھا جس نے پاکستان کے دفاع کو مضبوط کرنے کیلئے F-16 طیاروں کی مکمل قیمت ادا کی، نواز شریف کے دور حکومت میں جب انڈیا کے جواب میں پاکستان نے کامیاب ایٹمی دھماکے کئے، جس کے نتیجے میں پاکستان کو امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا اور پٹرول کے ریٹس بہت زیادہ بڑھ گئے، تو پاکستان کی معیشت کو سہارا دینے کیلئے سعودی عرب نے بڑا عظیم کردار ادا کیا۔ 5 سال تک پاکستان کو مفت تیل مہیا کیا، یہ الگ بات ہے کہ ہماری حکومت نے عوام الناس کو ریلیف نہیں دیا۔

2005ء میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں جب زلزلہ آیا، جس کے نتیجے میں کئی شہر تہس نہس ہوگئے تو سعودی حکومت نے امداد کا پل قائم کردیا، سعودی جہاز مسلسل امداد لے کر اسلام آباد آتے رہے۔

خادم الحرمین الشریفین نے بنفس نفیس سعودی عوام سے تعاون کی اپیل کی، عوام الناس نے زلزلہ زدگان کی امداد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اسلام آباد میں سعودی سفارت خانے نے اپنا مستقل ریلیف دفتر قائم کیا، سعودی عرب کی سرکاری شخصیات نے دورے کئے۔ پرنس احمد بن عبدالعزیز نائب وزیر داخلہ، پرنس ولید بن طلال اور دیگر شخصیات نے بڑے بڑے منصوبوں کا آغاز کیا، مظفر آباد اور مانسہرہ میں دو عظیم الشان مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، جن کا سنگ بنیاد پرنس احمد بن عبدالعزیز نے رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف سعودی عرب سے ملنے والی امداد کو ہی حکومت صحیح صرف کرتی تو بالاکوٹ، باغ اور مظفر آباد از سر نو تعمیر ہو سکتے تھے۔

پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر جناب عبدالعزیز ابراہیم الغدیر جو خداد صلاحیتوں کے مالک ہیں، سیاسی ژرف نگاہی کے ساتھ ساتھ ادب و ثقافت سے بھی گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ حالیہ سیلاب میں سعودی عرب کے تعاون کے سلسلے میں ان کا کردار بڑا اہم ہے۔ ان کی کامیاب سفارتی مہم کے نتیجے میں خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ، ان کی حکومت، عوام الناس اور علماء و مشائخ سب پاکستان کے ساتھ برادرانہ ہمدردی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ نے سعودی عوام سے سیلاب زدگان کیلئے تعاون کی اپیل کی ہے، جس کے نتیجے میں کروڑوں ریال جمع ہوئے، خود شاہ عبداللہ نے تیس کروڑ ریال کا اعلان کیا ہے، اب تک ۴۰ کروڑ ۲۰ لاکھ ریال کی امداد سعودی عرب پاکستان کو دے چکا ہے، جو دنیا کے تمام ممالک کی نسبت سب سے زیادہ ہے، سعودی سفارت خانے کی یہ حکمت عملی اور تدبیر قابل قدر ہے کہ امداد وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو دی جا رہی ہے۔ سعودی سفیر جناب عبدالعزیز الغدیر نے رحیم یار خان میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف سے ملاقات کی اور سعودی حکومت کی طرف سے امداد کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب ہمیشہ کی طرح اب بھی پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔ پاکستان اور سعودی عوام کے مابین بھائیوں کا رشتہ قائم ہے اور بھائی ہی مشکل میں کام آیا کرتے ہیں۔ یہ الفاظ پاکستانی عوام کا حوصلہ بلند کر رہے ہیں، لاہور میں 18000 پونڈ مالیت کی پہلی

کھیپ لے کر سعودی C-130 طیارہ آیا تو حمزہ شہباز اور پنجاب حکومت نے خادم الحرمین الشریفین کی حکومت اور سعودی عوام کا شکریہ ادا کیا۔ سعودی حکومت کے نمائندے مسٹر عبدالعزیز نے کہا کہ مزید 13 پروازیں لاہور، ملتان اور کوئٹہ پہنچیں گی۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے سعودی سفیر سے حالیہ ملاقات میں صدر زرداری کا پیغام دیا، جس میں شاہ عبداللہ اور سعودی عوام کا شکریہ ادا کیا گیا، سعودی سفیر نے کہا کہ ہم دل کھول کر متاثرین سیلاب کی مدد کریں گے۔ برادرانہ تعلقات کی یہ بھی ایک انوکھی مثال ہے کہ سعودی حکومت کی اپیل پر 20 اگست کو سعودی عرب میں سیلاب زدگان اور پاکستان کیلئے قنوت نازلہ کا اہتمام کیا گیا، حرمین شریفین میں پاکستان کیلئے دعائیں کی گئیں۔ ادھر سعودی سفارت خانے نے انسانی ہمدردی اور برادرانہ تعلقات کی بنا پر اپنی سالانہ افطار پارٹی منسوخ کر کے اس کی رقم متاثرین سیلاب کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ جس نے پاکستانی عوام کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس سے پہلے زلزلہ زدگان کیلئے شہزادہ ولید بن طلال نے قابل قدر کردار ادا کیا تھا۔ اب متاثرین سیلاب کیلئے ولید بن طلال فاؤنڈیشن نے ایک کروڑ ریال کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ سعودی سفارت خانے کی وساطت سے ہم سعودی حکومت کو یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ وہ سعودی عرب کے خیراتی اور رفاہی اداروں کو بھی اپنا کردار ادا کرنے کی ذمہ داری سونپے تاکہ سعودی امداد کا دائرہ کار وسیع سے وسیع تر ہو۔ پاک سعودی دوستی یقیناً لازوال اور بے مثال ہے، پاکستانی عوام کو یہ احساس ہے کہ سعودی عرب ان کا سب سے زیادہ خیر خواہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی سعودی عرب کے سربراہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تو پاکستانی عوام نے سڑکوں پر نکل کر پر جوش نعروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد رحمۃ اللہ علیہم نے پاکستان کے دورے کیئے تو عوام الناس نے دیدہ و دل فرش راہ کیا۔ شاہ عبداللہ متعدد بار پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ ان کے آخری دورہ کے وقت سڑک کے دونوں طرف پاکستانی عوام کا کھڑے ہو کر استقبال کرنا پاک سعودی دوستی کا مظہر تھا، حرمین شریفین اور برادرانہ تعلقات کی بنا پر سعودی حکمرانوں کو پاکستان میں جو پذیرائی حاصل ہوئی وہ کسی اور حکمران کو حاصل نہ ہو سکی۔